ترجمۂ قصیدۂ مقصورہ

(۲)

پروفیسر وائی۔ایس۔طاہر علی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

① یاظبیةً اشبهَ شیٍٔ بِالمَهَا تَرْعَی الخزامی بین اشجارِ النّقا[۱]

اے ہرنی تو جنگلی گائے سے قدرے مشابہت رکھتی ہے جو ریتیلے ٹیلوں پر خوشبودار گھاس چر رہی ہو۔

② إمّا ترَی راسیَ حاکَی لونهٗ طرّةَ صبحٍ تحت اذیالِ الدجی

اگر تو میرے سر کو دیکھے جس کا رنگ شفق کے مانند ہے جو تاریکی کے دامن میں ہے۔

③ وَاشْتَعَلَ المبْیَضُّ فِی مُسْوَدِّهٖ مِثْلَ اشتِعَالِ النّارِ فی جزلِ الغضا

اور میرے سر کی سیاہی میں سفیدی اسی طرح نمایاں ہے جس طرح کہ جھاؤ کی لکڑیوں میں آگ لگے اور شعلے بھڑکیں۔

④ فکان کاللّیلِ البهیمِ حلّ فی ارجائها ضوءُ صَبَاحٍ فانجلی

---

[۱] کہا جاتا ہے کہ یہ شعر ابن درید کا نہیں بلکہ ابن الانباری کا ہے۔ لیکن بغیۃ الوعاۃ میں سیوطی نے لکھا ہے کہ کمال ابن الانباری نے اس شعر اور اس کے بعد والے شعر کو اپنے مقصورہ میں شامل کرلیا ہے۔

میرے سر کی سیاہی شب تاریک کے مانند ہے اس کے کناروں پر صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی اور شب دیجور ختم ہوگئی۔

⑤ وَغَاضَ مَاءَ شَرَّتِي دهرٌ رمی　　خواطِرَ القلبِ بتبریحِ الجوی

اب میری جوانی کا آب و تاب ختم ہونے لگا۔ اور زمانہ نے دل کو سخت مصائب کا ہدف بنا لیا

⑥ واض روض اللهو يَبْسًا ذَاوِيًا　　من بعد ماقد كان مجاج الثرى

میری جوانی کا سرسبز و شاداب باغ اب کمہلانے لگا۔

⑦ وَضَرَّمَ النأى المُشِتُّ جَذْوَةً　　مَا تأتلى تسفع اثناءَ الحشا

آتش فراق نے دل و جگر کو کباب بنا دیا ہے۔

⑧ وَاتخذ التسهيد عيني مألفًا　　لمّا جفا اجفانها طيف الكرى

جب سے پلکوں نے نیند کا خیال چھوڑا ہے میری آنکھیں لذتِ خواب سے محروم ہوگئیں۔

⑨ فكلُّ مالاقيتُه مغتفرٌ　　فِي جنبِ ما اسأره شحطُ النوى

ہجر کے آلام کے مقابلے میں دوسری مصیبتیں ہیچ معلوم ہوتی ہیں۔

⑩ لولابس الصخر الاصمّ بعضُ ما　　يَلقاه قلبي فضّ اصلاد الصّفا

جو کچھ دل ناتواں پر گزرا۔ اس کا عشر عشیر بھی چٹانوں پر گزرتا تو پرخچے اڑا دیتا۔

⑪ اذا ذوى الغصن الرطيب فاعلمن　　ان قصاراه نفادٌ وتوى

جب ہری بھری ٹہنی خشک ہونے لگے تو سمجھ لو کہ اس کا انجام ہلاکی ہے۔

⑫ شجيت لابل اجرضتني غصة　　عنودها اقتل لي من الشجى

میں غمناک ہوا بلکہ موت کے خیال نے میرا گلا گھونٹ رکھا ہے اس کا مقابلہ کرنا میرے لئے زیادہ خطرناک ہے بہ نسبت غم و اندوہ کے۔

⑬ ان يحم عن عيني البكاء تجلّدى　　فالقلب موقوف على سبيل البكا

اگر صبر کرنے کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو نظر نہیں آتے تو دل میرا خون خون ہے۔

⑭ لوكانت الاحلام ناجتني بما　　القاه يقظان لاصماني الردى

اگر خواب میں مجھے وہ چیزیں دکھاتی دیتیں جو میں بیداری میں دیکھ رہا ہوں تو میں وہیں

خواب میں جان دے دیتا۔

(۱۵) منزلۃ ماخلتھا یرضی بہا لنفسہ ذو أدب ولا حجا

یہ ایسا مرحلہ ہے جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ اسے کوئی عقلمند اور دانا آدمی اپنے لئے پسند نہیں کرے گا۔

(۱۶) شیم سحاب خلب بارقہ وموقف بین ارتجاء ومُنی

یہ ایسا ہی ہے کہ ایک بادل دیکھا جائے جس میں بجلیاں کوندتی ہوں اور لیت ولعل میں وقت گزارا جائے۔

(۱۷) فی کل یوم منزل مستوبل یشتف ماء مہجتی او یجتوی

ہر روز ایک وبال اور مصیبت درپیش ہے جو میرا خونِ جگر پیتی ہے۔

(۱۸) ماخلت ان الدھر یثنینی علی ضرّاء لا یرضی بہا ضب الکدی

مجھے یہ وہم وگمان ہی نہ تھا کہ زمانہ مجھے ایسی سنگلاخ زمین کی طرف لے جائے گا جسے گوہ (جانور) بھی ناپسند کرے گی۔

(۱۹) ارمق العیش علی برض فإن رمت ارتشافاً رمت صعب المنتشی

میں تھوڑی سی چیز پر اپنا گزارہ کر لیتا ہوں۔ اگر میں ساری کی ساری نگل جانے کا خیال کروں تو یہ بوالہوسی ہوگی۔

(۲۰) أراجع لی الدھر حولاً کاملاً إلی الذی عوّد ام لا یُرتجی

کیا گردشِ ایام پیچھے کی طرف دوڑ سکتا ہے اور وہ باتیں میسّر ہوسکتی ہیں جن کے ہم خُوگر ہوچکے ہیں یا نہیں؟

(۲۱) یا دھر إن لم تک عتبی فاتئد فإن إروادك والعتبی سوا

اے زمانہ! اگر تو باوجود میری بدحالی کے مجھ سے رضامند نہیں ہے تو ذرا نرمی سے کام لے۔ کیوں کہ تجھ سے مہلت مانگنا مترادف ہے تیری گھُڑکیاں سُننے کے۔

(۲۲) رفقہ علیّ طالما انصبتنی واستبق بعض ماء غصن ملتحی

اے زمانہ! مجھ پر اتنی دیر نرمی کر جتنی دیر کہ تو نے مجھ کو ستایا ہے اور چھیلی ہوئی ٹہنی کا

کچھ پانی تو باقی رکھو۔

(۲۳) لاتحسبن یا دھر انی ضارع   لنکبة تعرقنی عرق المدی

اے زمانہ! کبھی بھولے سے یہ خیال نہ کرنا کہ میں ان مصیبتوں میں سینہ سپر ہونا نہیں چاہتا جو چھریوں کی طرح میری ہڈیوں کے اوپر سے گوشت اُتارتی ہیں۔

(۲۴) مارست من لوھوت الافلاک من   جوانب الجو علیه ما شکی

اے زمانہ! تجھے ایسے انسان سے پالا پڑا ہے جس پر اگر آسمان بھی بایں ہمہ وسعت اُس پر ٹوٹ پڑے تو اُف نہ کرے گا۔

(۲۵) لکنها نفثة مصدور اذا   جاش لغام من نواحیها غما

لیکن یہ پیمانہ کا چھلکنا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے ایک پھیپھڑے کا مریض تھوکے جب کہ سینہ میں چاروں طرف بلغم کا زور ہو۔

(۲۶) رضیت قسرا وعلی القسر رضی   من کان ذا سخط علی صرف القضا

مجبوری کا نام صبر ہے اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ گردش تقدیر سے کون نالاں رہے؟

(۲۷) ان الجدیدین اذا ما استولیا   علی جدید أدنیاہ للبلی

لیل و نہار کا دستور ہے کہ وہ ہر نئی چیز کو اپنے اثر و رسوخ سے بوسیدہ کر دیتے ہیں۔

(۲۸) ما کنت ادری والزمان مولع   بشت ملموم وتنکیث قوی

کیا خبر تھی کہ زمانہ جمعیت کو بکھیرنے پر اور قوتوں کو زائل کرنے پر تُلا ہوا ہے۔

(۲۹) ان القضاء قاذفی فی ھوة   لا تستبل نفس من فیها ھوی

اور کیا خبر تھی کہ قسمت مجھے ایسے گڑھے میں دھکیل دے گی کہ جس سے کوئی صحیح و سالم نہیں نکل سکتا۔

(۳۰) فان عثرت بعدھا ان والت   نفسی من ھاتا فقولا لا لعا

اگر ان مصائب سے مجھے نجات حاصل ہو اور پھر دوبارہ مجھے ٹھوکر لگے تو بے شک تمہیں یہ کہنے کا حق ہے کہ "تیرا بھلا نہ ہو"

(۳۱) وان تکن مدتها موصولة   بالحتف سلطت الاسی علی الاسی

اور اگر جیتے جی مصیبت ہی کا سامنا ہے تو پھر مجبوری ہے۔ اور سوائے صبر کوئی چارہ نہیں۔

(۴۲) ان امرأ القیس جری إلی مدی فاعتاقه حمامه دون المدی

بے شک امرؤ القیس[۱] اپنے حصولِ مقصد کے لئے آگے بڑھا مگر موت اُس کی آرزوؤں کے آڑے حائل ہوگئی۔

(۴۳) وخامرت نفس ابی الجبر الجوی حتی حواه الحتف فیمن قد حوی

ابوالجبر[۲] نے پیٹ کی مصیبت مول لی۔ اور موت نے اُسے اوروں کے مانند آن گھیرا۔

(۴۴) وابن الاشج القیل ساق نفسه الی الردی حذار اشمات العِدی

ابن الاشج[۳] نے دشمنوں کی انگشت نمائی سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

(۴۵) واخترم الوضاح من دون التی املها سیف الحمام المنتضی

موت کی برہنہ شمشیر نے وضاح[۴] کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔

(۴۶) فقد سما قبلی یزید طالبا شأو العلی فما وهی ولا ونی

مجھ سے پہلے یزید بن مہلب[۵] نے بھی بلندی حاصل کرنا چاہی اور کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

(۴۷) فاعترضت دون الذی رام وقد جد به الجد اللهیم الاربی

مصائب اور آلام اُس کے ارادوں کے آڑے آگئیں اور اس نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال دی۔

---

[۱] مشہور جاہلیت کا ایک شاعر ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا "اشعرهم وقائدهم الی النار"۔

[۲] یہ ایک بادشاہ جس نے ایران سے مدد لی اور ایرانی سپاہیوں نے اُسے زہر پلا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

[۳] حجاج بن یوسف نے اسے سجستان کا گورنر بنایا تھا۔ لیکن اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا اور جب حجاج کے لشکر کا مقابلہ نہ کرسکا تو ترکوں سے مدد مانگی اور بالآخر اسے حجاج کے لشکر نے گرفتار کرلیا۔ جب اُسے حجاج کے پاس لے جا رہے تھے اس نے مکان پر سے جست لگائی اور ہلاک ہوگیا۔

[۴] یہ جذیمہ بن مالک الازدی ہے جسے لوگ خوف کے مارے الابرش یا الوضاح کہا کرتے تھے۔ اس نے زبّاء کے باپ کو مارا تھا اور زبّاء نے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کے لئے اُس سے شادی کی۔

[۵] یزید بن مہلّب نے بنو امیّہ کے خلاف بغاوت کھڑی کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکا۔

(۳۸) ھل انا بدع من عرانین علا جار علیھم صرف دھروا عتدی

کیا میں ان شرفاء میں پہلا شخص ہوں کہ جس کو زمانے نے تختۂ مشق بنایا ہو۔

(۳۹) فان انالتنی المقادیر الذی اکیدہ لم آل فی رأب الثأی

اگر مقدر نے مجھے اپنا مطلوب حاصل کرنے دیا تو میں رفوگری میں کوتاہی نہ کروں گا۔

(۴۰) وقد سما عمرو الی اوتارہ فاحنط منہا کل عالی المستمی

عمرو بن ربیعہ[۱] بھی انتقام لینے کے لئے نکلا اور بلند حویلیوں میں رہنے والوں کو چیلنج دے کر نیچے اتارا۔

(۴۱) فاستنزل الزباء قسرا وھی من عقاب لوح الجو أعلی منتمی

اُس زبّاء رانی کو زبردستی کے ساتھ اُتارا جو فضائے آسمانی میں اُڑنے والے شاہین سے بھی زیادہ تیز نگاہ والی تھی۔

(۴۲) وسیف استعلت بہ ھمتہ حتی رمی أبعد شأو المرتمی

سیف بن ذی یزن[۲] بادشاہ نے بھی ہمت سے ایک بڑے کام کا بیڑا اٹھایا۔

(۴۳) فجرب الاحبوش سما ناقعا واحتل من غمدان محراب الدمی

اور اس نے حبشیوں کو زہر کے کڑوے گھونٹ پلائے اور غمدان کی عبادت گاہوں میں گھس پڑا۔

(۴۴) ثم ابن ھند باشرت نیرانہ یوم اوارات تمیما بالصلا

پھر ابن ہند[۳] کی مثال لیجئے کہ اُس کی آگ نے جنگ اوارات میں بنو تمیم کو جھلس دیا۔

---

[۱] عمرو بن ربیعہ وضاح کا بھانجا تھا اور اس نے اپنے ماموں کا انتقام زباء سے لیا۔

[۲] سیف بن ذی یزن یمن کا بادشاہ تھا۔ اُس کو حبشیوں نے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ وہ کتنے ہی سال بھٹکتا رہا۔ آخرکار ایران کے بادشاہ کی مدد سے اُس نے حبشیوں کو شکست دی اور اپنا کھویا ہوا ملک پھر حاصل کر لیا۔

[۳] عمرو بن ہند ایک طاقتور بادشاہ تھا۔ اس کے رضاعی بھائی کو کسی تمیمی نے (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

۴۵ ما احتنی لی یاس ینابج ھمتی الاّ تحدّاہ رجاءٌ فاکتمی
کبھی بھی میری اولوالعزمی کے آگے ناامیدی سرگوشی کرتے ہوئے نہیں پائی گئی۔ میرے حوصلوں نے اُس کا مقابلہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ناامیدی دُم دبا کر بھاگ گئی۔

۴۶ آلیتُ بالیعملات یرتمی بھا النجاء بین اجواز الفلا
میں اُن اونٹنیوں کی قسم کھاتا ہوں جو قوی ہیں اور جن کے ذریعہ سے ویران بیابانوں کی مسافت طے کی جاتی ہے۔

۴۷ خوص کاشباح الحنایا ضمر یرعفن بالامتناج من جذب البری
قسم ہے اُن دُبلی پتلی اونٹنیوں کی جن کی صورتیں کمان کے مانند ہوگئی ہیں اور جن کی ناک سے نکیل کھینچنے کی وجہ سے خون بہہ رہا ہے۔

۴۸ یرسبن فی بحر الدجی و بالضحی یطفون فی الآل اذا الآل طفا
وہ تاریکی کے سمندر میں غوطہ لگاتی رہتی ہیں اور دن چڑھے سراب میں اُبھری ہوئی نظر آتی ہیں جب کہ سراب (مرگ ترشنا) زوروں پر ہوتا ہے۔

۴۹ اخفافھن من حفاومن وجی مرثومۃٌ تخضب مبیض الحصا
اُن کے پاؤں تیز روی اور درد کی وجہ سے خون خون ہو گئے ہیں اور ریگستان کے سفید سنگریزے اُس خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

۵۰ یحملن کل شاحب محقوقف من طول تدأب الغدوّ والسّری
وہ اونٹنیاں ایسے سوار لے جارہی ہیں جو شب و روز کے مسلسل سفر کی وجہ سے خمیدہ کمر اور تھکے ہوئے ہیں۔

(پچھلے صفحہ کا باقی حاشیہ) قتل کیا تھا۔ عمرو بن ہند نے قسم کھائی کہ وہ اس کے انتقام میں سنو تمیمیوں کو مارے گا۔ چنانچہ بمقام اواوات اپنا لشکر لے کر آیا اور تمیمیوں کا مقابلہ کیا۔ جب تمیمیوں کو شکست فاش ہوئی تو اُس نے اُن کے ۹۹ سرداروں کو آگ میں جھونک دیا اور بعد میں ایک اور سردار آنکلا۔ اُسے بھی پکڑ کر نذرِ آتش کیا اور اس طرح اپنی قسم پوری کی۔

۵۱) بزٌ بری طول الطوی جثمانه فهو کقدح النبع محنیّ القرا
وہ سوار نیک ہیں۔ اُن کے جسم بھوک کی وجہ سے لاغر ہوگئے ہیں اور اُن کی پشت ایسی کبڑی ہیں جیسے نبع درخت کے خم کھائی ہوئی لکڑی۔

۵۲) ینوی الّتی فضّلها ربّ العلا لمّا دحی تربتها علی البنی
ان کا ارادہ اُس جگہ جانا ہے کہ جس کو خُدا نے اس وقت عزّ و شرف بخشا تھا جب کہ اُس نے مٹی کو بنیاد پر پھیلائی۔

۵۳) حتّی اذا قابلها استعبر لا یملك دمع العین من حیث جری
جب وہ کعبہ شریف کے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو اُن کی آنکھوں سے آنسو اس طرح جاری ہوتے ہیں کہ تھمنا نہیں جانتے۔

۵۴) ثمّت طاف وانثنی مستلما ثمّت جاء المروتین فسعی
پھر طواف شروع کرتے ہیں اور حجر اسود کو بوسہ دے دے کر پھیرے پھرتے ہیں بعد ازاں مَرْوَتین یعنی صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی (دوڑنا) کرتے ہیں۔

۵۵) واوجب الحجّ وثنّی عمرة من بعد ما عجّ ولبّی ودعا
وہ بآواز بلند لبّیك اللّٰھمّ لبیك کہتے جاتے ہیں دُعائیں مانگتے ہیں اور حج کے ارکان لازمی طور پر ادا کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ عمرہ کرتے ہیں۔

۵۶) ثمّت راح فی الملبین الی حیث تحجّی المأزمان ومنی
پھر تلبیہ کرنے والوں کے ساتھ اُس جگہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں جہاں دو پہاڑیاں ہیں اور منٰی واقع ہے۔

۵۷) ثمّ اتی التعریف یقرو مخبتاً موافقاً بین الال فالنقا
پھر عرفات کی طرف جاتے ہیں جہاں آلال اور نقا کے درمیان والے حصّہ میں بعجز و تمکین داخل ہوتے ہیں۔

۵۸) واستأنف السبع وسبعاً بعدها والسعی مابین العقاب والصوی
اور سات کنکریاں مارنا شروع کرتے ہیں اوراسی طرح بعد میں سات کنکریاں مارتے

رہتے ہیں اور عقاب اور کے درمیان دوڑتے رہتے ہیں۔

(۵۹) وَرَاحَ للتوديع فيمن راح قد — أحرز أجرًا وقلى هجر اللغ

پھر کعبہ شریف کو وداع کرنے کے لئے اور لوگوں کے ساتھ جاتے ہیں۔ ثواب جا
ہیں اور بدکلامی سے گریز کرتے ہیں۔

(۶۰) بذاك ام بالخيل تعدو المرطى — ناشزة اكتادها قبّ الكـ

قسم ہے ان اونٹنیوں کی یا اُن گھوڑوں کی جو ڈلکی چال چلتے ہیں اور جن کے کولھے او
اور جن کی کمر پتلی ہے۔

(۶۱) شُعثًا تعادى كسراحين الغضا — ميل الحماليق يبارين الشّبـ

جن کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور جو جنگل کے بھیڑیوں کے مانند دوڑتے پھرتے ہیں۔ ؟
آنکھیں ترچھی ہیں اور تیروں کی اَنی کے مانند نکیلی ہیں۔

(۶۲) يحملن كلّ شمّريّ باسل — شهم الجنان خائضٍ غمر الوغى

جو بہادر، سینہ سپر، قوی دل اور نبرد آزما سوار لے جاتے ہیں۔

(۶۳) يغشى صلا الحرب بحدّيه إذا — كان لظى الحرب كريه المصطلى

جو دودھاری تلوار لے کر آتشِ جنگ میں اُس وقت کُود پڑتے ہیں جب اُس کے بھیا
شعلے بھڑک رہے ہوں۔

(۶۴) لو مثل الحتف له قرنا لـما — صدّته عنه هيبة ولا انثنى

اگر موت کا بھی سامنا کرنا پڑے تو انہیں کسی قسم کا خوف دامنگیر نہیں ہوتا۔

(۶۵) ولو حمى المقدار عنه مهجة — لرامها او يستبيح ما حمى

اگر تقدیر کسی کو بچانے کی کوشش کرے تو یہ شہسوار اُس کا تعاقب کرتے ہیں اور اُسے
ہلاک کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔

(۶۶) تغدو المنايا طائعات امره — ترضى الذى يرضى وتأبى ما أبى

موت ان کی مطیع ہے اور وہی کرتی ہے جو یہ چاہتے ہیں یا نہیں کرتی ہے جو اُنہیں نہ
کرنا ہے۔

(۶۷) بل قسما بالشُّعر من یعرب هل لمقسم من بعد هٰذا منتهی
بیں نہ صرف اُن اونٹنیوں اور گھوڑوں کی قسم کھاتا ہوں بلکہ یعرب خاندان کے سرداروں کی قسم کھاتا ہوں۔ اب قسم کھانے کی عذر ہو چکی۔

(۶۸) هم الاولی ان فاخروا قال العلی بفی امرئ فاخرکم عفر البری
جب وہ فخر کرنے لگتے ہیں تو بزرگی خود بول اٹھتی ہے" جو تمہارا مقابلہ کرے وہ خاک بدہن ہے"

(۶۹) هم الاولی اجروا ینابیع الندی هامیة لمن عری أو اعتفی
اُن کی جود و سخا کے پرنالے اُن لوگوں کے لئے بہنے لگے جو اُن سے مانگتے ہیں۔

(۷۰) هم الّذین دوّخوا من انتخی وقوّموا من صعر و من صغا
اُنہوں نے سرکشوں کے سر کچل دئے اور مغرور و متکبر کے کس بل نکال دئے۔

(۷۱) هم الذین جرّعوا من ماحلوا أفاوق الضیم ممرّات الحسا
اُنہوں نے اپنے مقابل کو کڑوے گھونٹ پلا پلا کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(۷۲) أزال حشو نثرة موضونة حتّی اواری بین اثناء الجُثی
کہ میں زرہ پہنے رہوں گا تاوقتیکہ میں قبر میں لٹا دیا جاؤں۔

(۷۳) وصاحبیّ صارمٌ فی متنه مثل مدبّ النّمل یعلو فی الرّبی
اور میرے دو ساتھی میرے ہم رکاب رہیں گے۔ ایک ساتھی تو شمشیرِ آبدار ہے کہ جس کا آب و تاب ایسا جھلکتا ہے جیسے کہ چیونٹی کسی ٹیلے پر چڑھ رہی ہو۔

(۷۴) ابیض کالملح اذا انتضیته لو یلق شیئاً حدّه الّا فری
اگر وہ میان سے باہر نکلے تو سفید براق معلوم ہوتی ہے اور ہر چیز کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

(۷۵) کانّ بین عیره و غربه مفتأدًا تأکّلت فیه الجذی
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی پٹّی اور دھار کے بیچ میں ایک بھٹّی ہے جس میں انگارے دہک رہے ہیں۔

(۷۶) یری المنون حین تقفوا اثره فی ظُلَم الاکباد سبلا لا تری

اگر تو اُس کے پیچھے پیچھے جگر کی اُن تاریکیوں میں جائے جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا وہاں وہ تلوار موت کو راستہ دکھاتی ہے۔

(۷۷) اذا ھوی فی جثۃ غادرھا من بعد ما کانت خسًا وھی زکا

جب وہ کسی جسم پر چلتی ہے تو اُس کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے حالانکہ وہ ایک تھا۔

(۷۸) ومشرف الاقطار خاظ نحضہ حابی القصیر جرشع عرد النسی

اور دوسرا ساتھی ایک گھوڑا ہے جس کا قد بلند ہے جو گٹھیلا ہے جس کی نیچے والی پسلی اونچی۔

(۷۹) قریب ما بین القطاۃ والمطا بعید ما بین القذال والصلا

جس کی کمر اور بیٹھ کے درمیان کم فاصلہ ہے اور جس کی گدی اور سرین کے درمیان زیادہ فاصلہ ہے۔

(۸۰) سامی التلیل فی دسیع مُفعَم رحبُ اللبان فی امینات العجی

جس کی گردن بڑے کندھوں پر اونچی رہتی ہے اور جس کا سینہ چوڑا ہے اور مضبوط پٹھوں میں ہے۔

(۸۱) رکّبن فی حواشب مُکتنۃ الیٰ نسور مثل ملفوظ النوی

جو سُم والی ہڈی اور گوشت سے جڑے ہوئے ہیں اور وہ گوشت اتنا ہی سخت ہے جیسے ایک نکالی ہوئی گٹھلی۔

(۸۲) یرضَخُ بالبید الحصی فان رقی الی الربی اوری بھا نار الحبا

وہ ریگستان میں کنکریاں توڑتا چلا جاتا ہے اور اگر پہاڑیوں پر جاتا ہے تو اپنے سُم سے چنگاری پیدا کرتا ہے جو جگنو کے مانند چمکتی ہیں۔

(مسلسل)